REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

276

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے

فی پرچہ ۱

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲½ روپے

جلد ۳۸/۴ | جمعۃ المبارک ۱۳ صفر ۱۳۷۰ھ ۲۴ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ نومبر ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف سے تو پہلے کی نسبت آرام ہے مگر منہ میں ابھی ورم ہے اور زبان پر زخم ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں ۔

لاہور ۔ ۲۳ نومبر ۔ نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت آج اچھی رہی ۔ الحمد للہ ۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

یونیسکو کے چیف سائنٹیفک آفیسر

فضل عمر ریسیرچ انسٹیٹیوٹ میں

لاہور ۔ ۲۳ نومبر ۔ اقوام متحدہ کے تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارے کے چیف سائنٹیفک آفیسر برائے مشرق وسطیٰ پروفیسر ڈبلیو ای پرنل آج شام فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تشریف لائے ۔ پروفیسر صاحب موصوف ان دنوں ادارہ مذکور کی طرف سے پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں ۔ آپ نے انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر عبد الاحد صاحب کی معیت میں انسٹی ٹیوٹ کی لیبارٹریز ۔ لائبریری اور دیگر شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور تحقیقاتی سکیموں میں خاص دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے سائنسی ریسرچ کے میدان میں انسٹی ٹیوٹ کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا ۔ (سٹاف رپورٹر)

کوریا کمیشن نے اپنا پہلا صدر پاکستانی نمائندے کو منتخب کر لیا

ٹوکیو ۔ ۲۳ نومبر ۔ کوریا کے لئے اقوام متحدہ نے جو کمیشن مقرر کیا ہے ۔ اس کے ارکان نے آج باتفاق رائے پہلے دو مہینوں کے لئے اپنا صدر پاکستانی نمائندے میاں ضیاء الدین کو منتخب کر لیا ہے ۔ اب ہر دو ماہ کے بعد صدارت دیگر ارکان تک حروف تہجی کے لحاظ سے جائے گی ۔ یہ انتخاب آج ٹوکیو میں عمل میں آیا ۔ کمیشن سب سے پہلے جنوبی کوریا کے دار الحکومت سیئول جائے گا ۔

بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کی طرف سے پاکستان کو ۲۰ لاکھ روپے کی امداد

کراچی ۔ ۲۳ نومبر ۔ بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کی طرف سے پاکستان کو حفظان صحت کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بیس لاکھ روپے کی امداد دی گئی ہے ۔ اس امداد سے کراچی میں ایک بہت بڑا تپدق کے انسداد کا ہسپتال اور لاہور میں ایک زچہ خانہ اور حفظان صحت کا مرکز قائم کیا جائے گا ۔ مہاجرین پاکستان کی امداد کے لئے اس فنڈ کی طرف سے ایک کروڑ پونڈ خشک دودھ بھی دیا گیا ہے جس میں سے ایک لاکھ پونڈ دودھ اور ملیریا کی روک تھام کی ادویات کثیر تعداد میں وصول بھی کی جا چکی ہیں ۔ یاد رہے ۔ انہی دنوں میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس ادارے کے قیام کو مستقل کرنے کی غرض سے اس کی میعاد میں ۱۹۵۳ء تک کے لئے توسیع کر دی ہے

مالاکنڈ پن بجلی کی آٹھویں توسیع کا افتتاح

پشاور ۔ ۲۳ نومبر ۔ سارے صوبہ سرحد کو بجلی مہیا کرنے کے سلسلہ میں حکومت نے جو سکیم تیار کی ہے ۔ اس سلسلے میں آج وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خان نے مالاکنڈ پن بجلی کی جس توسیع کا افتتاح کیا ۔ اس سے ضلع ہزارہ کے کوٹ نجیب اللہ خان کو بجلی آج ہی سے ملنی شروع ہو جائے گی مارچ ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک یہ آٹھویں توسیع ہے ۔ وزیر اعظم کل بھی اس طرح دو اور دیہات کو بجلی پہنچانے کا افتتاح فرمائیں گے ۔ اس وقت تک کل سو دیہات اور قصبوں کو بجلی مہیا کی جا چکی ہے اور ۲۰ ، ۳۰ دیہات کو مستقبل قریب ہی میں پہنچنے والی ہے

کراچی کی خبریں

★ حکومت پاکستان بلوچستان کو آبپاشی کے لئے ۱۶ لاکھ ۴۰ ہزار روپے تقاوی قرضوں پر دینے کے مسئلے پر غور کر رہی ہے ۔ یہ منظوری پہلی سکیموں کے علاوہ ہو گی ۔

★ باغبانی کی انجمن کے زیر اہتمام یہاں کل پاکستان پھولوں کی نمائش آئندہ سال ۶ فروری کو ہو گی ۔

★ آج ایرانی بحری جہاز بابر کے افسروں نے بہادر ۔ کارساز اور قاسم کے تربیتی مرکزوں کا ملاحظہ کیا

★ بلوچستان کے لئے اصلاحات کی کمیٹی کا آج دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں ریاستی اور سرحدی علاقوں کے نمائندوں نے شرکت کی ۔

★ گورنر جنرل پاکستان جو ہفتے کو ڈھاکے جا رہے ہیں اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق ۲۹ کو کومیلا اور یکم دسمبر کو نواکھالی جائیں گے ۔

★ آج بیگم رعنا لیاقت کی صدارت میں کل پاکستان خواتین ایسوسی ایشن کا اجلاس کراچی برانچ کے زیر اہتمام شروع ہوا ۔ جس کو خطاب کرتے ہوئے بیگم لیاقت نے کہا ۔ ہمیں اسلامی اصولوں پر چلنا چاہئیے کہ ان میں روزمرہ کی زندگی اور معمول و مشاغل کے متعلق واضح ہدایات موجود ہیں ۔ آج ایسوسی ایشن نے ایک ایسے ہسپتال کے قیام کا اعلان کیا جس میں ۵۰ سو مریضوں کے بستر ہوں گے اور بہروں اور اندھوں کیلئے خاص وارڈ بنائے جائیں گے ۔

دور دور سے

لیک سکسیس ۔ ۲۳ نومبر ۔ ترقی و تعمیر جدید کے بین الاقوامی بنک کے مصری رکن کو ہدایت موصول ہوئی ہے کہ مالیاتی بنک سے ایک کروڑ اور ۲ کروڑ ڈالر کے درمیان قرض کے لئے ابتدائی مذاکرات شروع کر دئے جائیں ۔ اس قرض کی ضرورت سڑکیں بنانے کے لئے ہے (سٹار)

بیروت ۔ ۲۳ نومبر ۔ لبنانی حکومت نے فلسطینی سرحد پر متعدد چوکیاں بنانے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ یہودی حملوں اور اسرائیلیوں کے لبنان میں داخلے کو روکا جا سکے (سٹار)

لندن ۔ ۲۳ نومبر ۔ فیصلہ کیا گیا ۔ کہ ایک پاکستان سوسائٹی بنائی جائے جس کے بڑے بڑے مقاصد برطانیہ اور کامن ویلتھ کے دوسرے ممالک کے درمیان دوستی بڑھانا اور ایک غیر جانبدار بنیاد پر پاکستان کی ثقافت ۔ تاریخ معاشیت ۔ اداروں اور خارجہ پالیسی کا مطالعہ کرنا ہو ۔ (ب ۔ ا ۔ س)

نیروبی ۔ ۲۳ نومبر ۔ کل برنگو کی جنگ کے بعد گرفتار کئے گئے ۱۹ افریقی قبائلیوں کو سزائے موت سنا دی گئی ۔ یہ سب ایک ایسے انتہا پسند مذہبی فرقے کے رکن ہیں جن کا مقصد افریقہ سے یورپینوں کا اخراج ہے ۔ (سٹار)

قاہرہ ۔ ۲۳ نومبر ۔ شامی وزیر اعظم ناظم القدسی نے اپنی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ وہ عراقی ریجنٹ اور حکومت سے اپنی گفتگو کے نتائج سے مطمئن ہیں ۔ کیونکہ عراقی بھی عرب ملکوں کا اتحاد چاہتے ہیں تا کہ خطرات کا مل کر مقابلہ کیا جائے

ملبورن ۔ ۲۳ نومبر ۔ برطانیہ ۔ امریکہ ۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے جو مندوب یہاں جمع ہیں انہوں نے امریکی دفاعی ضرورت کے لئے دولت مشترکہ کے ممالک سے دس کروڑ پونڈ اون جمع کرنے کے لئے گفتگو شروع کر دی ہے ۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

ایک سال قید یا ایک ہزار روپے جرمانہ!

لاہور ۔ ۲۳ نومبر ۔ حکومت پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی کے سوالات کے پرچوں کو فاش کرنے اور نمبر دینے میں بددیانتی کرنے کے جرم کی سزا ایک سال قید بامشقت یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں مقرر کی ہے ۔

لندن ۲۳ نومبر ۔ آج برطانی کابینہ نے اس مسئلے پر غور کیا کہ کیا حکومت مصر کو اسلحہ سپلائی کیا جائے یا نہ ۔ یاد رہے کل دار العوام میں اس مسئلے پر بہت لے دے ہوئی تھی ۔

برطانیہ کو تیس لاکھ زیادہ کی برآمد

کراچی ۔ ۲۳ نومبر ۔ اس سال کے پہلے مہینوں میں پاکستان نے برطانیہ کو جس قدر مال برآمد کیا ۔ اس کی مالیت گزشتہ سال کی نسبت ۳۰ لاکھ زیادہ ہے برطانیہ نے اس سال پاکستان سے تیس لاکھ پونڈ خام اون درآمد کیا جب کہ گزشتہ سال صرف ۷ لاکھ پونڈ کیا تھا پٹ سن ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ۷۰ ہزار ۹ سو ۲۱ ٹن درآمد کیا جب کہ گزشتہ سال صرف ۸۵ ہزار ٹن منگوایا تھا بلکہ اس سال ساری مطلوبہ پٹ سن پاکستان ہی سے منگوائی ۔ جو گزشتہ سال کے مقابلہ میں دگنی اور ۱۹۴۸ء کے مقابلے میں چوگنی ہے ۔

امریکی اور چینی حکام میں بات چیت

ٹوکیو ۔ ۲۳ نومبر ۔ آج شمالی مغربی کوریا میں امریکی اور چینی حکام کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی ۔ یہ بات چیت ان ۲۷ قیدیوں کے زبانی پیغامات پر شروع ہوئی ہے جنہوں نے کہا تھا ۔ کہ چینی امریکیوں سے لڑنا نہیں چاہتے ۔ وہ صرف یالو دریا کے نزدیک بجلی کے کارخانوں اور پانی کے ذخیروں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بات چیت جنرل میکارتھر کی منظوری سے ہوئی ہے

پی کنگ ۔ ۲۳ نومبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ پی کنگ میں برطانی سفارت خانہ کے حکام نے کوریا میں جنگ کرنے کے موضوع پر چین کی کمیونسٹ حکومت سے بات چیت شروع کر دی ہے !

تحقیقات ختم ہو گئی!

حیدر آباد سندھ ۔ ۲۳ نومبر ۔ حیدر آباد میں ۲۳ اکتوبر کی فائرنگ کے سلسلے میں جو عدالتی تحقیقات کیلئے کمیٹی بٹھائی گئی تھی اس نے آج اپنی تحقیقات ختم کر لی ہیں ۔ امید کی جاتی ہے کہ کمیٹی اس مہینے کے آخر تک اپنی رپورٹ حکومت سندھ کو پیش کر دے گی ۔

سرحد اسمبلی کا سرمائی اجلاس

پشاور ۔ ۲۳ نومبر ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ سرحد اسمبلی کا سرمائی اجلاس ۲ جنوری ۱۹۵۱ء کو شروع ہو گا ۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لاہور ۔ ۲۱ نومبر ۔ پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۲۶ نومبر (بروز اتوار) بعد دوپہر تین بجے سے ۴½ بجے تک وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے ہال میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو گا ۔ داخلہ بذریعہ پاس ہو گا ۔ جو پروفیسر صاحب سے مفت مل سکتا ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۲ ۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب "چالیس جواہر پارے" چھپ رہی ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ)

کچھ عرصہ ہوا میں نے اپنی جدید تصنیف "چالیس جواہر پارے" کے متعلق اعلان کیا تھا کہ وہ انشاء اللہ اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع ہو جائے گی۔ اب خدا کے فضل سے یہ کتاب بالکل مکمل ہے اور کاتب نے کتابت شروع کر دی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ دسمبر کے وسط تک چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ اس کتاب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس منتخب حدیثوں کا متن اور ترجمہ اور ضروری تشریح درج ہے اور تشریح کی ذیل میں بے شمار زائد حدیثوں کا ذکر بھی آگیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ایک تمہید بھی ہے جس میں فنِ حدیث اور مصطلحاتِ حدیث اور مشہور کتبِ حدیث کے متعلق ضروری معلومات شامل ہیں۔ حدیثیں زیادہ تر انفرادی کیریکٹر کی بلندی۔ اصلاح بین الناس اور قومی ترقی کے مضمون سے تعلق رکھتی ہیں۔ حجم غالباً ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے یہ مجموعہ نہ صرف سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور طالبات کے لئے بلکہ ہر اس شخص کے لئے جو اسلامی تعلیمات کا خلاصہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا دلکش نمونہ معلوم کرنے کا خواہشمند ہے نیز نومسلموں کیلئے بھی انشاء اللہ بہت مفید اور بابرکت ثابت ہوگا۔ بہر حال مدت سے میری یہ خواہش تھی جو خدا نے پوری کرنے کی توفیق دی۔ اب اسے پڑھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا اور اس کی اشاعت کو وسیع کرنا احباب کا کام ہے۔ قیمت جس کا ابھی تک مجھے بھی علم نہیں (کیونکہ میں تو صرف ثواب کی خاطر سے لکھنے والا ہوں) بعد میں معلوم ہو جائیگی لیکن میرا خیال ہے کہ غالباً بارہ ۱۲ آنے فی نسخہ کے لگ بھگ ہوگی۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:-

(۱) ربوہ میں۔ بک ڈپو تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ ربوہ (ضلع جھنگ)۔

(۲) لاہور میں مکتبہ تحریک بالمقابل نمبر ۱۶۰ انارکلی لاہور۔

جو احباب خریدنا چاہیں اوپر کے پتہ پر اپنا آرڈر بھجوا سکتے ہیں۔ میں اپنے لئے صرف دوستوں کی دعا کا طالب ہوں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

رتن باغ لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۵۰ء

مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مولوی ابوبکر صاحب ہالینڈ جانے کیلئے کراچی روانہ ہو گئے

احباب نے لاہور ریلوے سٹیشن پر مجاہدین کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا

لاہور ۲۳ نومبر۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور انڈونیشی مبلغ مولوی ابوبکر صاحب اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں ہالینڈ جانے کے لئے آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہنے کے لئے بعض احباب لاہور ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح احباب نے معانقہ اور مصافحہ کے بعد دلی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔ جن احباب نے اسٹیشن پہنچ کر ان مجاہدینِ اسلام کو الوداع کہا۔ ان میں مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا برادرم میر چاہ صاحب اور پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

امید ہے ہمارے مجاہد ۲۹ نومبر کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ روانہ ہوں گے۔ احباب ان کے بخیر و عافیت پہنچنے اور مشن میں خاطر خواہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر چار سال تک ہالینڈ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مارچ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آئے تھے۔ آپ کے ہالینڈ پہنچنے پر مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن مرکز سلسلہ کی زیارت کے لئے پاکستان واپس تشریف لے آئیں گے۔

مکرم مولوی ابوبکر صاحب اس سال ماہ ستمبر میں انڈونیشیا سے یہاں آئے تھے۔ چند ماہ مرکز سلسلہ میں قیام کرنے کے بعد اب آپ تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہالینڈ روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان کے فارغ التحصیل دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ ۱۹۳۱ء میں اپنے وطن انڈونیشیا واپس تشریف لے گئے تھے جہاں آپ نے مبلغِ سلسلہ کے طور پر کئی سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ (اسٹاف رپورٹر)

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ھُوَ النَّاصِرُ ‏ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ‏ عِلی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے امام اسے پڑھ کر سنایا کرے

(۱) آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

(۲) آپ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے۔

(۳) آپ وہ ہیں جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے۔

(۴) آپ وہ ہیں کہ جنہوں نے درجنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا ہے۔

(۵) آپ وہ ہیں کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آیا ہے۔

(۶) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونیکے لوگ آپکو بڑا اور امیر سمجھتے ہیں۔

(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کے لئے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔

(۸) اب سولہویں سال میں کسی نہ کسی غفلت یا گناہ کی وجہ سے آپکی قربانی میں ایک خطرناک کمی پیدا ہو گئی ہے

(۹) تبلیغ رک رہی ہے مشن بے کار ہو رہے ہیں مرکز معطل ہو رہا ہے۔

(۱۰) اسلام اور احمدیت کے پیارو! ابھی وقت ہے اٹھو! اور اس عارضی غفلت کے پردوں کو چاک کر کے رکھ دو

(۱۱) تحریک جدید کے سولہویں اور چھٹے سال کے چندے فوراً ادا کر کے دنیا کو بتا دو کہ آپ اب بھی زندہ ہیں

(۱۲) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں آپ کا فرض ہے کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح)

اعلان معافی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چودھری حبیب اللہ صاحب سیال واقف زندگی کو ان کی درخواست معافی پر از راہ ذرہ نوازی معاف فرما دیا ہے۔

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

تقریب نکاح

مسٹر رشید احمد صاحب امریکن کا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴؍ نومبر بروز دوشنبہ بعد نماز عصر پانصد روپیہ حق مہر پر محترمہ سارہ قدسیہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ افریقہ و اٹلی سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل التبشیر

درخواستہائے دعاء

(۱) ثریا نکہت صاحبہ بنت بابو احمد الدین صاحب کی بینائی اچانک ضائع ہو گئی ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(۲) محترمہ بیگم صاحبہ عبد الرحمٰن صاحب ایم اے عرصہ سے علیل چلی آتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے نیز ان کے ہاں اولاد نہیں دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ و صالحہ عطا فرمائے۔

(۳) برادرم محمد رفیق صاحب سنت نگر بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ خصوصاً مالی مشکلات کی وجہ سے از حد تکلیف میں ہیں۔ احباب ان کی مشکلات کی آسانی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار غلام محمد ثاقب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء

ذومعنی کلام اور انبیاء علیہم السلام

اکثر پادریوں نے سرورِ کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگایا ہے کہ مکہ میں آپ کی تعلیم نرم تھی۔ آپ اپنے پیرؤوں کو بردباری اور برداشت کی تلقین فرماتے تھے۔ مگر جب آپ مدینہ پہنچے تو آپ نے فوراً اپنی نرم پالیسی کو سختی سے بدل دیا۔ اور آپ نے اپنے مخالفوں کے خلاف جارحانہ اقدام کرنا شروع کر دیا پادری لوگ یہ اس لئے الزام لگاتے ہیں کہ آپ کو محض ایک دنیادار انسان ثابت کیا جائے جو وقتی تقاضوں کے مطابق مصلحت اندیشی سے کام لیتا ہے یہ پادری دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ ایک چالباز انسان تھے۔ صحیح معنوں میں خدا پرست نہیں تھے۔ جب مکہ میں آپ پر اور آپ کے پیرؤوں پر سختیاں ہوتی تھیں۔ تو چونکہ آپ طاقت کا مقابلہ طاقت سے نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے آپ صبر اور برداشت کی تلقین کرتے تھے۔ ورنہ صبر اور برداشت آپ کی تعلیم کا کوئی اصول نہیں تھا۔ جب مدینہ میں پہنچ کر آپ کو کچھ طاقت حاصل ہو گئی۔ تو آپ نے نعوذ باللہ اپنا پینترا بدل لیا۔ اور محض دنیاوی لیڈروں کی طرح اپنے دشمنوں کے خلاف جارحانہ حملے شروع کر دیئے۔ اور اس طرح خوش قسمت اور دانشمند دنیاوی لیڈروں کی طرح انہوں نے بھی اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔

ہم نے پادریوں کے اس الزام کی نرم سے نرم الفاظ میں توضیح کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ الزام مستشرقین نے بڑی شد و مد کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر لگایا ہے۔ اور عموماً آپ کے مغربی سوانح حیات لکھنے والوں نے اسی بنیادی الزام کے نقطۂ نظر سے آپ کی زندگی کے حالات کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس خودساختہ بنیاد پر افترا اور کذب کی بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کی ہیں۔ اور اس کو اس قدر پھیلایا ہے کہ آپ کی زندگی کے ذرا ذرا سے اور نیک سے نیک واقعہ کو بھی ایک سازشی اور پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی دنیاوی تدبیر کی کڑی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کے عظیم الشان خُلق کے ہر پہلو پر اپنے اسی زاویہ سے روشنی ڈال کر آپ کو محض ایک ایسا لیڈر ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کا مدعا صرف دنیاوی جاہ و حشمت کا حصول تھا اور کچھ بھی نہ تھا۔ اگرچہ اس کے لئے ان مستشرقین کو بڑی دور دور کی کوڑی لانا پڑی ہے۔ مگر وہ ہر پھر کر اسی الزام پر اپنی تان توڑتے ہیں۔

ہمیں اس کا کوئی افسوس نہیں ہے۔ اور نہ اتنا تعجب ہے کیونکہ دشمنانِ اسلام سے امید ہی کیا ہو سکتی ہے۔ انہوں نے تو ایسا کرنا ہی تھا۔ ہمیں جس بات کا افسوس ہے وہ یہ ہے کہ ان دشمنانِ اسلام کی مدد خود ان علماء نے کی ہے۔ جو اپنے آپ کو اسلام کا بڑا عالم اور داعی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کو ایسا باور کراتے ہیں۔ یہ علماء جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار عرض کر چکے ہیں درباری علماء ہیں۔ جنہوں نے مسلمان کہلانے والے بعض بادشاہوں کی خواہشات دنیا طلبی کی تسکین کے لئے اسلام کو ایک متشدد اور ایسا دین بنا دیا کہ جس سے اب اپنے اور بیگانے بھی خوفزدہ ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ان کالموں میں وضاحت کی ہے۔ اس تشددی نظریہ کی داغ بیل اسلام میں اول اول خوارج نے ان الحکم الا للہ کی محدود توضیح کر کے ڈالی تھی۔ انہوں نے خدا کی بادشاہت کے معنے انبیاء علیہم السلام کے معنے سے الگ تنگ اور محدود کر دیئے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام حکمرانوں کے دلوں پر بھی خدا کی بادشاہت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ حکومت بھی انسانی زندگی کا ہی ایک پہلو ہے اور اسلام زندگی کے ہر پہلو پر صبغۃ اللہ پھیرنا چاہتا ہے۔ مگر خوارج نے ظاہری حکومت کے حصول کو واحد مقصود بنا دیا۔ اور اس مقصود کے حصول کے لئے جبر و اکراہ کو بھی جائز قرار دے دیا۔

اس غیر اسلامی نظریہ نے اسلامی تاریخ کو اتنا اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ کہ اب دشمنانِ اسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا مندرجہ بالا الزام ثابت کرنے کے لئے کوئی دقت نہیں ہوتی۔ ان کو ہمارے درباری علماء کی تحریرات سے اپنا نظریہ جبریہ ثابت کرنے کے لئے کافی سے زیادہ مواد مل سکتا ہے۔ زمانہ حال میں جب مسلمانوں کو ان مستشرقین کے ان خیالات کا علم ہوا تو بعض علماء نے ان کے اس خیالِ خام کی تردید میں مضامین لکھے۔ اور کتابیں تصنیف کیں۔ لیکن جب زمانہ حال میں یورپ میں تشددی بنیاد پر کئی ایک لادینی تحریکیں اٹھیں اور یہاں سیاسی چراغ کی کرنیں پڑنے لگیں۔ تو علماء کا ایک گروہ پھر درباری علماء کے تشددی نظریات کا شکار ہو گیا۔ اور مختلف رنگوں میں اس کا ظہور ہونے لگا۔

سب سے زیادہ اثر جرمن فاشزم کا ہوا۔ شروع میں اس سے کمتر اثر اشتراکیت کا سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض علماء پر شروع ہی میں اشتراکیت کا اثر زیادہ ہوا۔ الغرض مختلف علماء اپنی اپنی بساط اور ذہنیت کے مطابق درجہ بدرجہ ان مغربی تحریکوں سے متاثر ہوئے۔ مگر سب نے ان تحریکوں میں درباری علماء کے خودساختہ اسلام کی آواز بازگشت محسوس کی۔ اقبال نے اگر اسلام کو دین شہبازی قرار دیا۔ جو عصافیر کے شکار ہی سے اہتزازِ نفسی حاصل کرتا ہے۔ تو بعض دیوبندی علماء نے ادراک سے لے کر مودودی صاحب نے اسلام کو ایک جارحانہ تحریک متصور کیا۔ جس کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ تلوار سے نظامہائے باطل کو مٹا کر اسلامی نظام برپا کیا جائے۔

چنانچہ مودودی صاحب نے تو یہاں تک جسارت کی ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ بلاوجہ قیصر و کسریٰ پر حملہ کر دیا۔ اور اپنے تبلیغی خطوط کے جواب کا بھی انتظار نہ کیا۔

ذیل میں ہم آپ کی تصنیف "مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم" سے ایک طویل حوالہ درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مودودی صاحب کے خیال میں مسیح علیہ السلام نے جب فریسیوں کے ایک سوال کے جواب میں یہ کہا تھا کہ "جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو" تو یہ محض ایک ذومعنی بات تھی۔ اور آپ کا وہ منشاء نہ تھا جو ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے بلکہ یہ اسی طرح کے رویہ کا اظہار تھا۔ جس قسم کے رویہ کا الزام پادری لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے متعلق لگاتے ہیں۔ کہ یہ محض لیڈرانہ دور اندیشی کی بناء پر تھا۔ اور صبر و برداشت کی تلقین محض ایک چال تھی۔ ورنہ اس کی بنیاد کسی نیکی پر نہ تھی بلکہ اس حوالہ سے یہ بھی ظاہر ہوگا۔ کہ یہ چال اللہ تعالےٰ ہی نے کی تھی۔ کیونکہ اس نے مکہ میں اس قسم کا ذومعنی کلام نازل کیا۔ جس طرح کا ذومعنی جواب حضرت مسیح علیہ السلام نے فریسیوں کو دیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اس وقت فریسیوں نے جا کر مشورہ کیا کہ اسے کیونکر باتوں میں پھنسائیں۔ پس انہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں[1] کے ساتھ اس کے پاس بھیجا اور انہوں نے (یعنی شاگردوں نے) کہا کہ اے استاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہے۔ اور سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ اور کسی کی پروا نہیں کرتا۔ ... ہمیں بتا تو کیا سمجھتا ہے۔ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟ یسوع نے ان کی شرارت جان کر کہا۔ اے ریاکارو مجھے کیوں آزماتے ہو؟ جزیہ کا سکہ مجھے دکھاؤ۔ وہ دینار اس کے پاس لے آئے۔ اس نے ان سے کہا یہ صورت اور نام کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قیصر کا۔ اس پر اس نے کہا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔" (متی ۲۲-۱۵-۲۱)

اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دراصل ایک چال تھی فریسی اس تحریک کو ختم کرنے کے لئے چاہتے تھے۔ کہ حضرت مسیح کا قبل از وقت حکومت سے تصادم کرا دیا جائے۔ اور تحریک کے جڑ پکڑنے سے پہلے حکومت کے زور سے اسے کچلوا ڈالا جائے۔ اسی لئے ہیرودی ریاست کی سی آئی ڈی کے سامنے یہ سوال اٹھایا۔ کہ قیصر کو ٹیکس دیا جائے یا نہیں۔ جواب میں مسیح نے جو ذومعنے بات کہی۔ اس کو دو ہزار برس سے مسیحی اور غیر مسیحی سب اس معنے میں لے رہے ہیں کہ عبادت خدا کی کرو۔ اور اطاعت ہر اس حکومت کی کرتے رہو۔ جو تمہارے زمانہ میں موجود ہو۔ لیکن دراصل مسیح علیہ السلام نے نہ تو یہ فرمایا کہ قیصر کو ٹیکس دینا روا ہے۔ کیونکہ ایسا کہنا ان کی دعوت کے خلاف تھا۔ اور نہ یہ فرمایا کہ اسے ٹیکس نہ دیا جائے۔ کیونکہ اس وقت تک ان کی تحریک اس مرحلہ تک نہ پہونچی تھی کہ ٹیکس روکنے کا حکم دیا جاتا۔ اس لئے انہوں نے یہ لطیف بات کہہ دی کہ قیصر کا نام اور اس کی صورت تو قیصر ہی کو واپس کر دو۔ اور سونا جو خدا نے پیدا کیا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں صرف کر دو۔

اس سازش میں ناکام ہونے کے بعد فریسیوں نے خود مسیح کے حواریوں میں سے ایک کو رشوت دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ کسی ایسے موقعہ پر مسیح کو گرفتار کرا دے۔ جبکہ عام بلوے کا خطرہ نہ ہو۔ چنانچہ یہ تدبیر کارگر ہوئی۔ اور یہوداہ اسکریوطی نے مسیح کو پکڑوا دیا۔

پھر ان کی ساری جماعت اٹھ کر اسے پیلاطس (رومی حاکم) کے پاس لے گئی اور انہوں نے الزام لگانا شروع کیا کہ اسے ہم نے اپنی قوم کو بہکاتے اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔ ... پیلاطس نے سردار کاہنوں اور عام لوگوں سے کہا کہ میں اس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا۔ مگر وہ اور بھی زور دے کر کہنے لگے۔ کہ یہ تمام یہودیہ میں بلکہ گلیل سے یہاں تک لوگوں کو سکھا سکھا کر ابھارتا ہے ..... وہ چلا چلا کر سر ہوتے رہے کہ اسے صلیب دی جائے اور ان کا چلانا کارگر ہوا۔ (لوقا ۲۳: ۱-۲۳)

اسی طرح دنیا میں مسیح علیہ السلام کا مشن ان لوگوں کی بدولت ختم ہوا۔ جو اپنے آپ کو حضرت موسیٰؑ کا وارث کہتے

(باقی دیکھیں صہ ۸ کالم)

[1] مسیح علیہ السلام کے زمانے میں فلسطین کے ایک حصہ میں ہندوستان کی دیسی ریاستوں کی طرح ایک یہودی ریاست قائم تھی جو سلطنت روم کی تابع فرمان تھی۔ اس کے بانی ہیرودہ کے نام پر اسکو عموماً ہیرودی ریاست کہتے تھے۔ ہیرودیوں سے مراد ریاست کی پولیس یا سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمی ہیں۔

اگر احرار واقعی اسلام کا درد رکھتے ہیں تو آئیں اسلام کی راہ میں قربانیاں کرنے میں ہمارا مقابلہ کریں!

آج سے پندرہ(۱۵) برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا احرار کو چیلنج!

خورشید احمد

> "اگر احرار بھی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کا درد اپنے سینے میں ہم سے زیادہ رکھتے ہیں تو آئیں اور ہم سے قربانیوں میں مقابلہ کر لیں۔ وہ بھی مالی قربانی کریں اور ہم بھی مالی قربانی کرتے ہیں۔ وہ بھی جانی قربانی کریں اور ہم بھی جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کون اس مقابلے میں فائق رہتا ہے"......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی اختلاف کے متعلق صحابہ کرامؓ کا پاک نمونہ

زندہ قومیں ہر چیز کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنا لیا کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ ان حالات میں سے بھی اپنی کامیابی کی راہ نکال لیتی ہیں جو بظاہر یقینی طور پر تباہی اور ہلاکت کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ باہمی اختلاف اور مخالفت ہلاکت، تباہی اور بربادی کی راہ ہے۔ بڑی بڑی عظیم الشان طاقتیں جو اپنے اپنے وقت میں کسی کو خاطر تک میں نہ لاتی تھیں محض باہمی اختلاف کی وجہ سے دیکھتے دیکھتے خاک میں مل گئیں۔ لیکن سیّد الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی برکت سے صحابہ کرامؓ کے مقدس گروہ نے اس باہمی اختلاف کو بھی اپنے لئے خیر و برکت کا موجب بنا لیا۔ وہ اختلاف کے نتیجہ میں بجائے ایک دوسرے کے عیب نکالنے اور برا بھلا کہنے کے اپنی اپنی جگہ خدا اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرتے اور اس طرح قربانی کے میدان میں سبقت لے جانے کو وہ اپنی رائے اور اپنے مسلک کے صحیح ہونے کا معیار بنا لیتے۔ گویا اسی چیز کو جو دنیا کے لئے زہر ہلاہل ہے اس پاکباز گروہ نے اپنی ترقی کا ذریعہ بنا لیا۔ یہی وہ نمونہ تھا جسے دیکھ کر ان کے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے اختلاف کو رحمت سے تعبیر فرمایا۔

یہ نیک نمونہ تمام مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر آہ! آج مسلمانوں میں کتنے ہیں جو باہمی اختلاف کو ایک دوسرے پر گند اچھالنے کی بجائے اسے اپنی ترقی کا ذریعہ بناتے ہیں؟

احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت

سب جانتے ہیں کہ مجلس احرار جماعت احمدیہ کی شدید معاند ہے۔ گو اس مجلس کی کتابِ زندگی کا ایک ایک ورق اس امر پر شاہد ہے کہ اس معاندت کے پردے میں دراصل اس کا مقصد اپنی غداریوں پر پردہ ڈالنا، ملّت میں انتشار پیدا کرنا، پاکستان کو کمزور کرنا اور یوں اپنے آقایانِ ولی نعمت کو خوش کرنا ہے۔ تاہم اس مجلس کا دعویٰ یہی ہے کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے عقائد کو اسلام کے لئے خطرناک تصور کرتی ہے اور اس کی اسلام کے ساتھ محبت اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اس جماعت کو مٹانے کی کوشش کرے۔

گو زعمائے احرار کی گذشتہ سرگرمیاں اور غداریاں اس امر کا پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ ان کا یہ دعویٰ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے تاہم اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ان کی اس معاندت کی تہ میں اب کوئی مخصوص سیاسی اغراض کام نہیں کر رہیں بلکہ صرف اسلام کی محبت کام کر رہی ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ آیا ایک اسلام کا درد رکھنے والے گروہ کو مخالفت کرنے کا وہ پاکیزہ اور تعمیری طریق اختیار کرنا چاہیئے جو صحابہ کرامؓ اختیار فرمایا کرتے تھے یا وہی غیر اسلامی اور تخریبی طریق استعمال کرنا چاہیئے جسے آجکل دنیا میں بالعموم استعمال کیا جاتا ہے اور جو قومی اخلاق اور اسلامی خصوصیات کو تباہ و برباد کرنے والا ہے؟

اس وقت تک تو زعمائے احرار نے مخالفت کے لئے ہمیشہ تخریبی پہلو کو مدنظر رکھا ہے۔ یعنی سوائے جماعت احمدیہ کو برا بھلا کہنے اور عوام کو اس کے خلاف مشتعل کرنے کے خود کبھی کوئی ایسا کام کر کے نہیں دکھلایا جسے عملی طور پر اسلام کی خدمت کہا جا سکے۔ چنانچہ خود مجلس احرار کے چوٹی کے لیڈر اور سابق صدر مولینا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے اعتراف کیا ہے کہ:-

"احرار کا ذہن تخریبی ہے یعنی وہ ہمیشہ نفی کی بنیادوں پر اپنی تحریک کی اساس اٹھاتے ہیں" (چٹان ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

سوال یہ ہے کہ کیا یہ تخریبی سرگرمیاں اسلام کے درد اور جوش کی آئینہ دار ہیں؟

زعمائے احرار کو حضرت امامِ جماعت احمدیہ کی دعوت

آج سے پندرہ برس قبل جب احرار بڑے زور و شور سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے میدان میں نکلے تھے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت دی تھی کہ اگر فی الحقیقت وہ اسلام کے لئے اپنے دل میں درد رکھتے ہیں تو وہ زبانی لاف و گزاف کی بجائے قربانیوں کے میدان میں جماعت احمدیہ کا مقابلہ کریں۔ تا دنیا فریقین کے کام سے اندازہ لگا سکے کہ کس کے دل میں اسلام کی سچی محبت ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"وہ احرار جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام کا درد احمدیوں کے دلوں میں نہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی اسلام کے دشمن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے ہیں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں..... کہ اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو آئیں اور غیر قوموں یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان بنانے کے لئے وہ بھی قربانیاں کریں اور ہم بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ بھی.......... اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کر کے دکھلائیں اور ہم بھی اپنے...... افراد کو لے کر مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دنیا پر خود بخود ظاہر ہو جائے گا کہ کون اسلام کی محبت کے دعویٰ میں سچا ہے۔ اور کون کاذب۔ کون اپنے منہ کی لاف و گزاف سے دنیا کو قائل کرنا چاہتا ہے اور کون عملی رنگ میں اسلام سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کرتا ہے صرف منہ سے اسلام کی محبت کا دعویٰ کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں کہ سوگز وار دوں گز بھر نہ پھاڑوں۔ ہم سے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کر لیں اور پھر دیکھ لیں کہ کون اسلام کا سچا درد اپنے سینہ میں رکھتا ہے......

اللہ تعالےٰ نے یہ معیار قرار دیتا ہے کہ اگر کوئی قوم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے محبت کا دعویٰ کرتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ ایسی قربانیاں کرے جو دوسروں سے ممتاز حیثیت رکھتی ہوں

پس اگر احرار بھی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کا درد اپنے سینے میں ہم سے زیادہ رکھتے ہیں تو آئیں۔ اور ہم سے قربانیوں میں مقابلہ کر لیں۔ وہ بھی مالی قربانی کریں اور ہم بھی مالی قربانی کرتے ہیں۔ وہ بھی جانی قربانی کریں اور ہم بھی جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کون اس مقابلے میں فائق رہتا ہے........

میں یہ جانتا اور یقین رکھتا ہوں کہ اگر آج ضرورت پڑے اور میں اپنی جماعت سے یہ مطالبہ کروں کہ صرف جوتیاں پہن لو اور گھر بار چھوڑ کر تبلیغ اسلام کے لئے میرے پیچھے چلے آؤ۔ تو میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ جب میں یہاں سے نکلوں گا تو بہت تھوڑے منافق پیچھے رہ جائیں گے باقی سب میرے ساتھ چل پڑیں گے......

یہ آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندے بھی تو اب کمال کر کے دکھلائیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر تو ہم اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر رہے ہوں لیکن محبت ان لوگوں کے دلوں میں گھر بیٹھے موجزن ہو"

(خطبہ جمعہ از الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

آج حضور کے مندرجہ بالا ارشاد پر پندرہ برس گذر چکے ہیں۔ مگر احرار اور ان کے ہمنواؤں کو آج تک حضور کی یہ دعوت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حالانکہ اگر ان کا یہ دعویٰ درست ہوتا کہ وہ محض اسلام کی محبت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ تو یقیناً انہیں بلا تامل یہ دعوت قبول کر لینی چاہیئے تھی۔ کیونکہ اسلام کا درد رکھنے والوں کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی اور مسرت کا اور کونسا موقع ہو سکتا ہے کہ انہیں اسلام کی خاطر قربانیوں کے لئے بلایا جائے اور قربانیوں کو ہی سچائی کا معیار قرار دیا جائے۔

یہ دعوت آج بھی قائم ہے

آج جبکہ احراری زعماء جماعت احمدیہ کی معاندت اور اسے کچلنے کے ارادہ سے پھر میدان میں نکلے ہیں اور اپنے مخصوص تخریبی ہتھیار یعنی جھوٹ، مغالطہ دہی، ظلم، اشتعال انگیزی وغیرہ پوری شدت سے استعمال کر رہے ہیں۔ ہم ملک کے تمام سنجیدہ، متین اور اسلام کا درد رکھنے والے اصحاب سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ احراری زعما کو پوچھیں کہ اگر ان کی سرگرمیوں کا اصل مقصد در پردہ ملّت میں انتشار پھیلانا،..........

.... اور اس طرح دشمنانِ پاکستان کو خوش کرنا نہیں ہے۔ تو کیوں وہ فیصلہ کی اس سادہ اور آسان راہ کو اختیار نہیں کرتے جو ہر لحاظ سے بہترین راہ ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر مبارک راہ بھی کوئی ہو سکتی ہے کہ احمدی اگر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے دس مبلغ بھیجتے ہیں تو وہ اس کے مقابلہ میں بیس مبلغ بھیجیں۔ احمدی اگر تبلیغِ اسلام کے لئے دس لاکھ روپیہ جمع کریں تو وہ دس کروڑ فراہم کریں۔ اگر وہ مخالفت کا یہ انداز اختیار کریں اور اس طرح عمل کے میدان میں اپنی برتری ثابت کر دیں تو اس سے ایک طرف تو جماعت احمدیہ کو وہ شکست ہوگی جو ان کی سینکڑوں تبلیغی کانفرنسوں اور ان کے آتش بیاں مقرروں کی ہزاروں تقریروں سے اب تک حاصل نہیں ہو سکی

(باقی صفحہ ۶ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کا فیض حاصل کرنے کیلئے درود شریف بکثرت پڑھا کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کے پڑھنے کا صحیح طریق

"درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہیئے کہ رابطۂ محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گذرا ہے جو اس مرتبۂ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کرے گا

اور قیام اس مذہب کا اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے طاہر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے اور کوئی ایسا حکم عقلی پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسی مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتی ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو . . . پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا۔ تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے۔ اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جائے۔

(مکتوب احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۳)

مکرمی ملک غلام حسین صاحب رہتاسی نے بیان کیا کہ غالباً ۱۸۹۴ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جب میں دارالامان میں اپنے دوستوں سمیت حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ پہلے ہم لوگ شیعہ تھے اور اس وقت ہم اہل بیت ہونے پر بہت درود بھیجتے تھے اب کونسا درود شریف پڑھا کریں۔ فرمایا جو درود شریف نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہی پڑھا کریں"

اور جب میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس لاہنا ہس گیا تو میں نے درود شریف پڑھنے کے متعلق حضورؑ کے ارشاد کی بنا پر اپنی سمجھ کے مطابق اپنا یہ معمول بنا لیا کہ عشاء کی نماز کے بعد الگ بیٹھ کر آہستہ آہستہ درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور جب سمجھتا تھا کہ اب لوگ سو گئے ہیں تو اس وقت بلند آواز سے پڑھنے لگتا تھا اور بہت بہت دیر تک بلند آواز سے پڑھتا رہتا تھا۔ قریباً دو مہینے اسی طرح کرتا رہا۔ جس کی وجہ سے میرے دماغ کو اور میری عام صحت کو نقصان پہنچنے لگا اور میرے کانوں میں مکھیوں کی طرح شوں شوں کی سی آوازیں آنے لگیں جب میری یہ حالت ہو گئی تو میں پھر دارالامان میں پہنچا۔ اور حضورؑ کی خدمت میں اپنی حالت بیان کی۔ حضورؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا بلکہ میرا یہ مطلب تھا کہ درود شریف کے معنے اچھی طرح سے ذہن میں رکھکر سوچ سوچ کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھا جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آپ پر درود بھیجا جائے۔ آپ کے طفیل ہی اللہ تعالےٰ نے ہمیں ہر طرح کے شرک سے بچایا۔ ورنہ معلوم نہیں ہماری کیا حالت ہوتی

میں نے عرض کیا کہ کتنی بار روزانہ درود شریف پڑھا کروں۔ فرمایا کسی خاص تعداد کی شرط نہیں۔ اور نہ اسکی ضرورت ہے۔ بلکہ سوچ سمجھ کر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے آسانی سے جس قدر پڑھا جا سکے اسی قدر پڑھا کریں

پھر میں نے عرض کیا کہ کوئی اور وظیفہ بھی ارشاد ہو۔ فرمایا! استغفار بہت پڑھا کریں نیز فرمایا اس کے معنے کسی سے پڑھ لینا اور سمجھ کر یاد کر لینا

ایک دفعہ ایک صاحب نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ دلائل الخیرات کو (جو ایک وظائف کی کتاب ہے اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور آپؐ کی تعریف ہی ہے) ورد کے طور پر پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں؟ فرمایا "انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آئے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جن کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی . . . . رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگا دے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کو نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے . . . . . اب اس زمانہ میں لوگوں نے صدہا حاشیے چڑھائے ہوتے ہیں شیعوں نے الگ۔ سنیوں نے الگ۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ میں ایک فقرہ بتلاتا ہوں وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارت اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اسلام میں کفر، بدعات، الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہیں کہ ایک شخص واحد کے کلام کو اس قدر عظمت دی گئی۔ جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہیئے تھی"

(اخبار البدر جلد ۳ ۱۹۰۴ء ص)

درود شریف کس غرض سے پڑھنا چاہیئے

"جیسا کہ میں نے زبانی بھی عرض کیا تھا۔ درود شریف اس غرض سے پڑھنا چاہیئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنا دے۔ اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہیئے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے زیادہ تضرع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملے گا بلکہ خالص یہی مقصود ہونا چاہیئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت ہونا چاہیئے اور دن رات دوام توجہ چاہیئے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو" (مکتوب جلد اول صفحہ ۱۳)

آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریمؐ سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں . . . . . . اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔ (مکتوبات جلد اول ص ۲۴ و ۲۵)

آنحضرت پر درود بھیجنے کے حکم میں کیا حکمت ہے

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کا ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۲۴ و ۲۵)

"فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکلکر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالےٰ کا فیض حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو"۔

(اخبار الحکم جلد ۷ ۱۹۰۳ء ص)

درود شریف کے پڑھنے میں کسی معیّن تعداد کی پابندی ضروری نہیں ہے

"درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے۔ اللّٰھم صل علٰی محمد (جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے آخر تک) سب اقسام درود شریف سے بہتر درود شریف زیادہ مبارک ہے یہی اس عاجز کا ورد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بیخودی اور تأثر کی پیدا ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے"۔ (مکتوبات جلد اول ص ۱۸)

"درود شریف کے پڑھنے کی مفصل کیفیت پہلے لکھ چکا ہوں . . . . کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیت صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے اور ایک انشراح اور لذت اور حیات قلب پیدا ہو جائے اور اگر کسی وقت کم پیدا ہو تب بھی بیدل نہیں ہونا چاہیئے اور کسی دوسرے وقت کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور انسان کو وقت صفا ہمیشہ میسر نہیں آ سکتا سو جس قدر میسر آوے اسکو کبریت احمر سمجھے اور اسی میں دل و جان سے مصروفیت اختیار کرے" (مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۲۶)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت ۱۲۷۴۴: میں برکت بی بی زوجہ مہرالدین ارائیں ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت صرف ۲۵/- روپے کی چاندی اور نقد مبلغ ۱۵/- روپے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ایک صد روپیہ میرا مہر ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد کی جائیداد پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

الامۃ: نشان انگوٹھا۔ برکت بی بی زوجہ مہردین

گواہ شد: بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب لائل پور

گواہ شد: مہردین ولد جھنڈا تحصیل جڑانوالہ لائل پور

وصیت ۱۲۷۴۶: میں سردار بیگم زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی اندازاً ۱۰۰/- روپیہ اور حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد پیدا شدہ جائیداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی سمجھی جائے گی۔ اور ترکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔

الامۃ: نشان انگوٹھا سردار بیگم زوجہ محمد عبدالحمید

گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

گواہ شد: عبدالحمید ولد حسین بخش (خاوند موصیہ)

وصیت ۱۲۷۷۱: میں منظور خورشید بیگم زوجہ مرزا عبدالسمیع صاحب آف قادیان حال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند طلائی بندے ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ انگوٹھی طلائی ۴ عدد قیمتی ۳۰۰/- روپیہ طلائی ٹکہ تولہ مالیتی ۱۰۰/- روپیہ اور طلائی قیمتی ۳۰۰/- روپیہ۔ چوڑیاں طلائی ۲۰۰/- کل میزان جائیداد ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

الامۃ: منظور خورشید بیگم بقلم خود

گواہ شد: مرزا عبدالسمیع خاوند موصیہ

گواہ شد: مرزا فتح محمد خان

وصیت ۱۲۷۹۹: میں علی احمد ولد شیر محمد صاحب سکنہ چک ۱۵۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ تفصیل جائداد غیر منقولہ معہ قیمت بحساب ریٹ موجودہ

(۱) ۲ ایکڑ زمین اراضی واقعہ چک ۱۵۱ قیمتی مبلغ ۴۰۰۰/- چار ہزار روپیہ

(۲) ۱۶ ایکڑ زمین اراضی واقعہ کوٹ احمد خان قیمتی مبلغ ۳۲۰۰/- تین سو روپیہ

(۳) دس مرلہ ایک قطعہ اراضی برائے تعمیر مکان رہائشی قیمتی ۳۷۵/- روپیہ بمقام ربوہ

کل میزان ۷۵۷۵ روپے۔

تفصیل منقولہ جائیداد ایک بھینس قیمتی ۱۵۰/- روپے بچھڑے قیمتی ۱۰۰/- روپیہ نقد ۱۰۰۰/- روپیہ میزان ۱۲۵۰/- روپیہ اور ۷۵۷۵/- روپیہ کل میزان ۸۸۲۵/- روپیہ۔ میرا گذارہ صرف مذکورہ جائیداد کی آمد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اندازاً ۳۰/- روپیہ ماہوار بذریعہ تجارت ہوتی ہے مذکورہ جائیداد و ماہوار آمد کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر مذکورہ جائیداد کی قیمت سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم وصیت کردہ جائیداد سے منہا کی جائے گی۔ میرے مرنے کے بعد بھی میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہوں گے۔

العبد: علی احمد ولد شیر محمد صاحب چک ۱۵۱ متعلقہ ڈگری سندھ

گواہ شد: حکیم سردار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد: عبدالرحیم ولد رحیم بخش چک ۱۵۱ متعلقہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ

وصیت ۱۲۸۰۱: میں سلطان بی بی زوجہ منشی مہردین صاحب ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور عمر ۵۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری کوئی آمد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی جائیداد میرے نام ہے۔ میں ایک روپیہ ماہوار کی وصیت کرتی ہوں۔ جب تک میں زندہ رہوں گی۔ میں یہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ میں مذکورہ بالا رقم مبلغ ایک روپیہ ماہوار اپنے شوہر کی آمدنی سے ادا کرتی رہوں گی۔ مجھے اپنے شوہر کی طرف سے دس روپے ماہوار الطور گزارہ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی جائیداد یا آمدنی بڑھی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ہوگی۔ اور مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا سلطان بی بی۔

گواہ شد: محمد اشرف بقلم خود

گواہ شد: مہرالدین خاوند موصیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: محمد اقبال حسن بقلم خود ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

وصیت ۱۲۸۰۲: میں خورشید بیگم زوجہ منشی محمد الدین صاحب ساکن ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور عمر ۲۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے نام کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں مبلغ ایک روپیہ اپنے شوہر کی آمدنی سے ادا کرتی رہوں گی۔ اور جب تک میں زندہ رہوں گی۔ وصیت کی رقم ماہوار ایک روپیہ ادا کرتی رہوں گی۔ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میرے زندہ رہنے تک کوئی جائداد بن گئی۔ یا میری آمدنی کسی اور طریق سے بڑھ گئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: خورشید بیگم بقلم خود گواہ شد: محمد اشرف بقلم خود۔ گواہ شد: محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد: محمد الدین مجاہد پٹواری مال ٹوبہ ٹیک سنگھ خاوند موصیہ

وصیت ۱۲۸۰۴: میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری منظور حسین صاحب عمر ۳۰ سال ساکن چھور چک ۱۱ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند اور اس کے علاوہ نقدی ۱۱۰۰/- روپیہ کل میزان معہ حق مہر مبلغ ۱۶۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو ترکہ اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سکینہ بی بی زوجہ چوہدری منظور حسین صاحب سنٹرل کوآپریٹو بنک سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: منظور حسین خاوند موصیہ

گواہ شد: سید وائیت حسین شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد: ڈاکٹر غلام قادر چھور چک ۱۱

اگر احرار واقعی اسلام کا درد رکھتے ہیں تو آگے آئیں!

(بقیہ صفحہ ۴)

اور دوسری طرف اسلام اکناف عالم میں پھیلے گا تو قوم میں قربانی کی روح پیدا ہوگی اور اس میں نفسانفسی الخیرات پر عمل کرنے کا ایک ایسا مبارک جذبہ پیدا ہو جائیگا جو اس کی ساری کمزوریوں اور عیوب کو دور کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

احرار ہرگز یہ راہ اختیار نہیں کریں گے

اگر زعمائے احرار فیصلہ کی یہ راہ اختیار نہ کریں اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہرگز جماعت احمدیہ کا عمل کے میدان میں مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کریں گے تو ان کا یہ گریز قطعی طور پر ثابت کر دے گا کہ احراری زعماء کا یہ دعویٰ سراسر بے بنیاد ہے کہ اسلام کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت رکھنے کی وجہ سے وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ دل میں تو اسلام کی محبت ہو۔ لیکن جب اسلام کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے بلایا جائے تو اس سے گریز ہو۔

حقیقت یہی ہے کہ اس مخالفت سے احراری زعماء کا مقصد صرف یہ ہے کہ عوام کو مشتعل کر کے ایک طرف اپنی غداریوں پر پردہ ڈالا جائے اور دوسری طرف فرقہ بندی کی آگ بھڑکا کر پاکستان کے استحکام کو ختم کر دیا جائے اور اس طرح اپنے آقایان ولی نعمت کو خوش کیا جائے۔

درخواست دعا: میری آپا تین یوم سے بیمار ہے۔ احباب میری آپا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد حمید احمد نعیم جماعت چہارم لاہور)

ربوہ آتے ہوئے بستر ضرور ہمراہ لائیے!

279

احباب جماعت کو ربوہ کی نئی بستی کی مشکلات اور سامان کی قلت کا بخوبی علم ہے۔ مہمان خانہ میں گرم بستروں کی ...... شدید قلت ہے۔ مگر دوست اپنا بستر ساتھ لئے بغیر یہاں تشریف لے آتے ہیں۔ جس سے وہ خود سردی کی تکلیف اٹھاتے اور ہمیں شرمندہ کرتے ہیں۔ لہذا یہاں تشریف لانے والے جملہ احباب مہربانی فرما کر اپنا مکمل گرم بستر ہمراہ لایا کریں۔

(۲) فی الحال مہمان خانہ میں الگ کمرہ کسی مہمان کے لئے نہیں دیا جا سکتا۔ جو دوست یہاں آئیں انہیں دیگر مہمانوں کے ساتھ مشترکہ کمروں میں رہنا پڑے گا۔

(۳) زنانہ مہمانوں کے لئے اس وقت مہمانخانہ میں کوئی انتظام نہیں ہے۔ اگر کوئی دوست مستورات کو اپنے ہمراہ لانا چاہیں۔ تو وہ اپنا پرائیویٹ انتظام اُن کے ٹھہرانے کا کرنے کے بعد انہیں لائیں۔ کھانا وغیرہ بخوشی لنگر خانہ سے مہیا کیا جائے گا۔ (ناظر ضیافت ربوہ)

آرڈر ۱۴۶۹۵ لٹ ۳۳ — اشتہار نام

بعدالت مہر شیر محمد خانصاحب سیال بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اوّل لاہور

چراغ بی بی بیوہ سردار محمد قوم لوہار ساکنہ فتح گڑھ سائلہ۔ بنام محمد شریف ولد سردار محمد، عزیز بیگم رشیدہ بیگم۔ حمیداں بیگم۔ رضیہ بیگم نابالغان بسر پرستی محمد بشیر ساکنان فتح گڑھ۔

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی تعدادی ۲۲۵۰/- باقی سردار محمد متوفی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائلہ نے درخواست عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو منظوری درخواست میں عذر ہو تو بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے۔ کہ کیوں درخواست سائلہ کی منظور نہ کی جائے۔

آج بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوال و افکار

"اسلام اور علم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیائے اسلام میں جس جگہ نئی یونیورسٹی قائم ہو وہ تمام مسلمانوں کے لئے دلی مسرت کا باعث ہوتی ہے۔"
(ہز ایکسی لنسی عبدالمجید مسلیم ریکٹر جامعہ ازہر پشاور یونیورسٹی کے نام پیغام تہنیت)

"دنیا تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اور اگر پاکستان زیادہ ترقی یافتہ ممالک کے دوش بدوش نہیں چلے گا۔ تو اس کے زیادہ سے زیادہ پسماندہ رہ جانے کا امکان ہے۔" (آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ وزیر غذا و زراعت حکومت پاکستان یوم بین الاقوامی اسما ... باہمی جلسہ میں تقریر)

"ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے کشمیر کے اس مطالبہ کی حمایت کرتے ہیں کہ اس کا الحاق پاکستان سے ہو۔ کیونکہ یہ واحد مناسب حل ہے۔" (حماد حلمی عیسیٰ پاشا سابق وزیر عدل مصر اخبارات کو بیان)

"ایک اور طریقہ ہے جس کے ذریعہ تمام پاکستانی چھوٹے پیمانہ کی اور گھریلو صنعتوں کی امداد میں حصہ لے سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ چیزیں خریدتے وقت پاکستانی اپنے ملک میں تیار کئے گئے سامان کو ترجیح دیں۔" (آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان۔ پاکستان صنعتی کونسل کے دوسرے اجلاس میں افتتاحی تقریر)

"اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند ہو۔ بے روزگاری دور ہو۔ تو ہمیں ہر لحاظ سے صنعتی ترقی کو اول صف میں جگہ دینی چاہیئے۔" (آنریبل چودھری نذیر احمد خاں وزیر صنعت صنعتی کونسل میں صدارتی خطبہ)

"پاکستان محض اس لئے نہیں لیا گیا کہ دنیا کے ممالک میں ایک اور ملک کا اضافہ کر دیا جائے بلکہ اس لئے کہ ایسے نظام کو استوار کیا جائے جو اسلامی اصولوں پر قائم ہو۔ اور ساتھ ہی دور حاضر کے تمام ترقی یافتہ عناصر کا حامل ہو۔" (آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان۔ خیر پور کی پہلی مجلس قانون ساز میں افتتاحی تقریر)

"وہ دن دور نہیں جب سبی میں بڑی بڑی گہما گہمی ہوگی۔ اور یہ علاقہ نہ صرف بلوچستان بلکہ تمام پاکستان کی اقتصادی ترقی اور خوشحالی کا ذریعہ بنے گا۔" (ہز ایکسی لنسی خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان ۱۳ نومبر سبی میں شاہی جرگہ کے سپاسنامہ کا جواب)

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہے

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں سالانہ قیمت ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے۔ سہ ماہی ۷/- روپے ماہوار ۲½ روپے۔ اس شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی۔ اُس کو ماہوار کے حساب سے درج کیا جائیگا

دواخانہ خدمت خلق

تریاق کبیر:۔ گھر کا ڈاکٹر ہر بیماری کا فوری علاج جو ہم نے امرت دھارا کے بالمقابل ایجاد کیا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۱۲ر

سُرمہ مفید الخاص امراض چشم کا نہایت کامیاب علاج۔ ربوہ کا بے نظیر تحفہ۔ قیمت فی تولہ تین -/۳ روپیہ۔ ۳ ماشہ ۱۵ر

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

جملہ مردانہ امراض

سو فیصدی کامیاب علاج کی گارنٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں اگر آپ بالکل کمزور ہو چکے ہیں۔ اور کسی قسم کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ تو بحالی صحت کیلئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سہوترا کے پاس تشریف لائیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب کی مشہور تجربہ شدہ دوائی بواسیر کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر بشرطیکہ فائدہ دیتی ہے۔ پتہ: رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور۔ خط و کتابت کیلئے جوابی ٹکٹ ارسال فرمائیں: اوقات مشورہ صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک: شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

معجون کچلہ خاص

جوڑوں کے درد۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ وغیرہ کیلئے بے حد مفید ہے۔ بوڑھوں اور کمزوروں کیلئے موسم سرما میں خاص طاقت بخش تحفہ ہے۔ لیکن ہائی بلڈ پریشر کے مریض طلب نہ فرمائیں۔ قیمت فی شیشی پانچ روپے

مینیجر طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

تمام جہان کیلئے آسمانی پیغام

نبوت منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مُفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

زکوٰۃ اور زیورات ہم خرما و ہم ثواب

احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی حاصل ہوگی کہ "زیورات احمدیہ دوکان قادیان" نے ربوہ میں سونے چاندی کے زیورات بنانے اور "الیس اللہ بکاف عبدہٗ" کی انگوٹھیاں بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ صاحب نصاب بہنیں خالص زیورات بنانے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب بھی حاصل کر سکتی ہیں کام صرف ستھرا اور تسلی بخش کرانے کی گارنٹی لینی ہو تو آرڈر دیجئے

المشتہران:۔ روشن دین۔ ضیاء الدین

صرافان۔ ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

خوشخبری

جرمن سیونگ مشین یونیورسل پہنچ گئی!

جیساکہ احباب کو اس سے قبل اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ جرمنی کی مشہور یونیورسل سیونگ مشین کے ایجنٹ ہم مقرر کئے گئے ہیں۔ دو ماہ کے انتظار کے بعد یہ مشینیں پہنچ گئی ہیں۔ اور اب انشاء اللہ لگاتار پہنچتی رہیں گی جو احباب یہ مشین خریدنا چاہیں۔ یا ان کی ایجنسی لینا چاہیں وہ فوری ہم سے خط و کتابت کریں۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ جھنگ کے علاوہ باقی اضلاع کیلئے ایجنسیاں کھلی ہیں۔ اور شرائط ایجنسی کے مطابق جو احباب ایجنسی لینا چاہیں خط و کتابت کریں

سینئر ماڈل Senior کی قیمت -/۲۹۰ Rs

جونیئر ماڈل Junior کی قیمت -/۲۵۰ Rs

وکیل التجارت تحریک جودھا مل بلڈنگ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۶

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ کسر لیڈر صفحہ ۳)

تاریخی شواہد کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت کا کل زمانہ ڈیڑھ سو سال اور تین سو سال کے درمیان رہا ہے۔ اس مختصر مدت میں انہوں نے اتنا ہی کام کیا جتنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی کے ابتدائی دو تین سال میں کیا تھا۔ اگر کوئی شخص انجیل کی مندرجہ بالا عبارات کا مقابلہ قرآن مجید کی مکی سورتوں اور زمانہ قیام مکہ کی احادیث سے کرے گا۔ تو دونوں میں بڑی مماثلت پائے گا۔ (اسلام اور موجودہ سیاسی کشمکش صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

اس حوالہ کی آخری عبارت سے مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہودی حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کا اس طرح خاتمہ نہ کر دیتے اور آپ کو طاقت بنانے کا موقع مل جاتا تو آپ رومیوں اور فریسیوں دونوں پر تلوار کے حملے کرتے۔ اصل میں آپ اپنے مشن میں ناکام ہی رہے اور صرف اتنا کام کر سکے جتنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی زندگی میں کیا یعنی نرمی، بردباری اور صبر و برداشت کی تلقین فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی مکی صورتوں میں ایسی مصلحت کے پیش نظر اس قسم کی تعلیم دی گئی تاکہ کمزوری کی حالت میں قبل از وقت صاحبان اقتدار سے تصادم ہو کر الہٰی تحریک کچلی نہ جائے۔ شاید حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اسی مصلحت کی وجہ سے وہ چال چلی تھی کہ وقت تاڑ کر آپ تو دریا سے خشک خشک پار ہو گئے اور فرعون کی بے خبری کا فائدہ اٹھا کر اس وقت اسے دریا میں کودنے کا موقع دیا۔ جب وہ لشکر سمیت جوار بھاٹا کی زد میں آ سکتا تھا۔

آخر میں ہم مودودی صاحب کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ ایسی چالبازیاں اور مصلحت اندیشیاں جو منافقت سے ممیز نہیں ہو سکتیں نہ تو اللہ تعالےٰ کے فرستادہ استعمال کرتے ہیں اور نہ یہ اللہ تعالےٰ کی شان ہے کہ وہ ایسی چیزوں میں کسی کی مدد کرے بلکہ وہ تو وہ خدا ہے جو نمرود کی آگ کو پل میں گلزار بنا دیتا ہے۔ فرعون کو لشکر سمیت دریا میں غرق کر دیتا ہے جب وہ خدا چند خدا پرستوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے تعاقب کرتا ہے اور ۳۱۳ خدا پرستوں سے ہزار سے بھی زیادہ مسلح فخر قوم بہادروں کو شکست دلاتا ہے۔ غلامان محمدؐ نے مکہ کے جباروں کے مقابلہ میں جو صبر و برداشت کا معجزہ دکھایا تھا وہی تو اسلام کی جان ہے۔ اور آپ اسکو ایک پست ہمت دنیاوی خوفزدگی کا مظاہرہ ثابت کر رہے ہیں کہ اگر قیصر سے مقابلہ کی طاقت نہ ہو تو بظاہر تو کہو کہ جو قیصر کا ہے قیصر کو دو اور دل میں یہ رکھو کہ یہ قیصر کا نام اور صورت تو قیصر کو ہی واپس کر دو۔ اور سونا جو خدا نے پیدا کیا ہے وہ خدا کی راہ میں صرف کرو"۔ ایسا متضاد المعنی کلام اللہ تعالیٰ کے بندوں کا نہیں ہوتا بلکہ پرلے درجے کے بزدلوں کا ہوتا ہے جو خدا کی راہ میں موت سے خوف کھاتے ہیں جو لوگ بلا خوف صلیب پر چڑھ جاتے ہیں یا زمین میں ہی گڑھ کر سنگسار ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسا ذو معنی کلام نہیں کرتے ان کی زبان پر فزت و رب الکعبہ کے الفاظ ہوتے ہیں۔

جنوبی افریقہ کی ہندوستانی آبادی میں نمایاں اضافہ

پریٹوریا ۲۳ نومبر۔ جنوبی افریقہ کی مردم شماری کے تازہ ترین اعداد و شمار کے متعلق ایک اہم انکشاف یہ کیا ہے کہ اب تک یونین میں دوسری اقوام کے مقابلہ میں ایشیائیوں کی تعداد میں اضافہ کی شرح زیادہ ہے۔

گزشتہ ۳۰ جون کو جنوبی افریقہ کی مجموعی آبادی ۱,۲۳,۲۰,۰۰۰ تھی۔ جو ۱۹۴۶ء سے ۹,۰۱,۰۰۰ زیادہ ہے۔ اس وقت یورپی ۲۶,۲۰,۰۰۰۔ افریقی ۸۳,۴۷,۰۰۰ رنگدار اقوام ۱۰,۳۰,۰۰۰ اور ایشیائی ۳,۲۳,۰۰۰ ہیں۔ افریقیوں میں اضافہ کی شرح صرف ۵ء۱۰ فی صد تھی۔ یورپی اور رنگدار اقوام میں ۱۱ فی صد لیکن ایشیائی اضافہ کی شرح ۱۳ فی صد تھی (اسٹار)

شاہی بحریہ کے لئے جٹ طیارے

لنڈن ۲۳ نومبر۔ برطانوی بحریہ کو چار قسم کے ٹربین انجن والے طیارے آنے والے ہیں۔ ان کے لڑاکا طیاروں کی بھی صلاحیت زمین کے مستقر والے طیاروں جیسی ہوگی۔ جٹ لڑاکا طیاروں کے علاوہ ان ہوائی جہازوں میں پوری طرح مسلح حملہ آور طیارے اور آب دوز شکن طیارے بھی شامل ہیں۔ متعدد طیارہ ساز کمپنیوں میں تقسیم کار کی وجہ سے کینبرا کے جٹ بمبار طیاروں کی تیاری کی رفتار بھی تیز کر دی گئی ہے۔ توقع ہے کہ آئندہ سال آر۔ اے۔ ایف کے پاس جدید ترین قسم کے کینبرا طیارے ہوں گے۔ (اسٹار)

امریکی صحافی مشرق وسطیٰ میں

لنڈن ۲۳ نومبر۔ امریکی صحافی خاتون مس ڈوروتھی ٹامسن جو ریڈیو پر تبصرے کیا کرتی ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ایک مہینہ کے دورہ پر لنڈن سے بیروت روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ مشرق وسطیٰ کے پناہ گزینوں کے لئے ایک امریکی ادارہ کی طرف سے یہ سفر کر رہی ہیں۔ روانگی سے قبل انہوں نے دفتر خارجہ کے امریکی محکمہ کے افسر اعلےٰ مسٹر ایکل رائٹ سے سرکاری طور پر ملاقات کی (اسٹار)

پاکستانیوں کا موٹر کار کے ذریعہ لنڈن میں ورود

لنڈن ۲۳ نومبر۔ پاکستانی باشندے۔ ایں۔ جے لکھا والا۔ سر لکھا والا۔ ایچ۔ جے گونڈالی اور کے بی برجور جو سب کراچی کے رہنے والے ہیں پاکستان سے موٹر کار کے ذریعہ تین مہینوں کے سفر کے بعد یہاں بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ یہ سفر قصداً ٭٭ آرام سے طے کیا گیا تاکہ یہ لوگ راستہ میں بالخصوص مشرق وسطیٰ میں دلچسپ مقامات کی سیر کرتے ہوئے چلیں۔ (اسٹار)

شکر کی چور بازاری

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ یہاں شکر کی چور بازاری بہت شدید صورت اختیار کر گئی ہے اور ڈسٹرکٹ کے حکام اسے ختم کرنے کیلئے سخت اقدام کر رہے ہیں۔ ضلع کے خود کنٹرولر نے چینی کی تمام راشن کی دکانوں کے غیر متوقع معائنہ کا بندوبست کرایا اور اکثر جگہ اسٹاک میں کمی پائی گئی۔ اب تک چینی کی تین راشن کی دوکانیں بند کی جا چکی ہیں اور اکثر کے خلاف کارروائی زیر غور ہے۔ ضلع کے حکام نے مقامی آبادی کو اطمینان دلایا ہے کہ جلد ہی کافی شکر آنے والی ہے جس کے بعد شہر میں شکر کی قلت باقی نہ رہے گی۔ (اسٹار)

بھیرہ جانے کے متعلق اعلان

احباب نے جناب مرزا عبدالحق صاحب کی جانب سے الفضل میں اعلان ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ ۲۶ نومبر ۱۹۵۵ء بروز اتوار سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے استاد اور امام حضرت حافظ حاجی حکیم سیدنا نورالدین خلیفۃ المسیح اولؓ کا وطن مالوف بھیرہ دیکھنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت سے خطاب فرمائیں گے۔ اور اسی روز ربوہ واپس آ جائیں گے۔ جماعت لاہور کے اگر کافی دوست بھیرہ جانے کو تیار ہو جائیں۔ تو لاہور سے ایک سپیشل بس کا انتظام کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ بس ۲۶ نومبر کی صبح کو لاہور سے روانہ ہو اور شام کو واپس ہو۔ جو احباب حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مکانات وطن مالوف دیکھنے کے لئے ۲۶ نومبر کو بھیرہ جانا چاہیں وہ مجھے آج ہی مطلع کریں۔ تاکہ اگر کافی دوست ہو جائیں تو مناسب انتظام کیا جائے۔

خاکسار عبدالوہاب دواخانہ نورالدینؓ
جودھامل بلڈنگ لاہور

وزیراعظم پاکستان جنوری کے پہلے ہفتہ میں لنڈن جائینگے

لنڈن ۲۳ نومبر۔ وزیراعظم مسٹر ایٹلی نے دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کے جس اجلاس کا اعلان کیا ہے وہ غالباً گذشتہ چند برسوں کے دوران میں اپنی نوعیت کا اہم ترین اجلاس ثابت ہوگا۔

توقع ہے کہ ۴ جنوری کو یا اسی کے لگ بھگ پاکستان کے وزیراعظم مسٹر لیاقت علیخاں پنڈت نہرو اور کناڈا آسٹریلیا نیوزی لینڈ لنکا جنوبی رہوڈیشیا کے وزراء اعظم اور ایک جنوب افریقی وزیر۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں بات چیت شروع کریں گے —— تقریباً دس دن تک یہ لوگ ساری بین الاقوامی صورت حال کا عالمی جائزہ اور مشترکہ مسائل کے متعلق گفتگو میں مصروف رہیں گے۔ یہاں خیال کیا جا رہا ہے کہ عالمی حالات اب ایسے مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ دولت مشترکہ کے ممالک کے سربراہوں کے درمیان ذاتی بات چیت کی ضرورت بہت اہم ہو گئی ہے سمجھا جا سکتا ہے کہ وزراء کی گفتگو میں کوریا کی مہم۔ چین سے تعلقات جنوب مشرقی ایشیا میں حالات کی رفتار تبت کا مسئلہ یورپی امور اور شمالی اوقیانوسی معاہدہ کی تنظیم کے مسائل زیر بحث آئیں گے۔

وزراء کسی باضابطہ ایجنڈا کے ماتحت گفت و شنید نہیں کریں گے۔ اجلاس ذاتی اور غیر رسمی قسم کے ہونگے جن کا مقصد یہ ہوگا کہ دولت مشترکہ کی آخری کانفرنس کے بعد سے اب تک دنیا میں رونما ہونے والے اکثر واقعات کے متعلق ذاتی اور خفیہ آراء کے تبادلہ کا موقعہ فراہم کیا جا سکے۔ (اسٹار)

سیلاب کا امدادی فنڈ

راولپنڈی ۲۳ نومبر۔ صوبہ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے گورڈن کالج کے اساتذہ اور طلباء نے ۲۰۰ روپے جمع کئے ہیں۔ یہ رقم ۔۔۔۔ ۔۔ ۔۔۔ ۔ حال میں بعض اساتذہ کی نگرانی میں کالج کے طلباء نے جمع کی۔

کالج کے اساتذہ نے اسکے علاوہ بھی چندہ دیا ہے چندے کی یہ رقوم مقامی ریڈ کراس سوسائٹی کی معرفت سیلاب کے امدادی فنڈ کے حکام کو روانہ کر دی گئی ہیں۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کی چین کمیٹی میں عراق

فلشنگ میڈوز ۲۳ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایرانی صدر نصر اللہ انتظام نے سات اقوام پر مشتمل اس کمیٹی میں عراق کو بھی نامزد کیا ہے۔ جو اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی کے متعلق غور کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ (اسٹار)